اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم خدا اور یوم آخر پر ایمان لائے ہیں حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں وہ اللہ اور مومنوں کو دھوکا دیتے ہیں حالانکہ وہ خود اپنے ہی نفسوں کو دھوکا دیتے ہیں مگر سمجھتے نہیں ان کے دلوں میں نفاق کا روگ ہے تو اللہ نے بھی ان کے روگ کو بڑھا دیا اور ان کے لئے دکھنے والا عذاب ہے۔

اس آیہ کریمہ کا مفہوم یہ ہے کہ وہ لوگ اپنے ضمیر کے خلاف ایمان کا اظہار کر کے خدا اور مومنین کو دھوکا دینا چاہتے ہیں حالانکہ وہ خدا کو کیا دھوکہ دے سکتے ہیں وہ اپنے ہی نفسوں کو دھوکا دیتے ہیں اور یہی ان کی لاعلاج بیماری ہے اور چونکہ انھوں نے خدا کو دھوکا دینا چاہا لہٰذا خدا نے بھی ان سے توفیق خیر کو سلب کرلیا اور سلب توفیق کے بعد کفروشرک ونافرمانی وسرکشی وگمراہی کا وقوع ناقابل تعجب اور موجب عذاب الیم ہے۔

آیات مذکورہ بالا سے جن جن مطالب پر روشنی پڑ سکتی ہے وہ حسب ذیل ہیں:

(۱) جس قلب میں خوف وخشیت اور توبہ وہ انابت کا مادہ موجود ہو وہی قابل مدح اور جنت کا مستحق ہے۔

(۲) خواہشات نفسانی کا سکون اور نفس کا اطمینان اور خدا کی طرف رجوع رہنا اور قضا وقدر الٰہی پر راضی رہنا ہی خوشنودیٔ خدا کا موجب ہے۔

(۳) انسانی ترقی وتنزلی جذبات قلبی کی اصلاح وعدم اصلاح پر مبنی ہے اور چونکہ جذبات کا تعلق قلب سے ہے لہٰذا قلب ہی وحی الٰہی کا مخاطب اور وحیٔ الٰہی کا ظرف اور وحی الٰہی کا مسکن قرار دیا جاتا ہے۔

(۴) کفروشرک ونافرمانی سرکشی وگمراہی کی علت قلب کا مریض ہوجانا اور اس میں ریاکاری کے روگ کا پیدا ہوجانا اور جذبات کی عدم صحت وعدم اصلاح ہے۔

دوستانہ التماس

دوستو! قرآن پاک کے ان زریں اصول کو توجہ کی نگاہوں سے ملاحظہ کرو اور اپنے قلوب کی اصلاح کرو اللہ ہمیں اور تمھیں ہدایت کرے۔ آمین ثم آمین۔ ❁❁❁

تجارت

امتیاز الشعراء مولانا سید محمد جعفر قدسیؔ جائسی

دنیا میں ہم آئے ہیں اعجاز بیاں ہوکر
رہ سکتی ہے خاموشی کب قفل دہاں ہوکر

بے قدر سمجھتے ہیں جو ہم کو وہ اے قدسیؔ
مٹ جائیں گے دو دن میں بے نام ونشاں ہوکر

رہ جائے گا ذکر اپنا اوراق زمانہ پر
نقش اپنا بٹھائیں گے مشہور جہاں ہوکر

باتیں یہ تمہاری ہیں، ہیرے کی کنی گویا
برماتی ہیں جو دل کو پیکان وسناں ہوکر

نالوں سے ہمارے کچھ تم بھی متاثر ہو
کیا کہتے ہیں دیکھو تو ہم صرف فغاں ہوکر

کرنا ہے اگر حاصل کھوئی ہوئی دولت کو
لِلّٰہ ترقی دو پھر اپنی تجارت کو